الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Rafat Siddiqui**

Address :> **Karachi, Pakistan**

Subject :> **TALAQ**

Writer :> 9 محمد صفدر

Serial No :> **9009**

Fatwa No :>

Date :> **7/13/2010**

Email :>

my question is if any man give talaq to his wife and after talaq they want to nikah. For that the only way is halalah. is it right that they do planned condition halalah. in that condition women and other man make a bond that the man give her talaq after nikah. Second it is necessary that 2nd man intercourse with women or not, they just do nikah and after that he give talaq as per bond between both.

Is pre-planned halalah is jaiz or haram and what are condition. Please give answer in urdu with stamped fatwa and its very urgent and important.

میرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور طلاق کے بعد وہ نکاح کرنا چاہیں اس کیلئے واحد راستہ حلالہ ہی ہے کیا یہ درست ہے کہ وہ حلالے کا منصوبہ بنالیں، اس صورت میں مرد و عورت دوسرے آدمی سے معاہدہ کرتے ہیں کہ وہ اسے نکاح کے بعد طلاق دے دیگا، دوسرے یہ کہ یہ ضروری ہے کہ دوسرا آدمی عورت سے جماع کرے یا نہیں وہ صرف نکاح کریں اور اسمیں طے شدہ معاہدہ کے تحت وہ طلاق دے دے، کیا منصوبہ بند حلالہ جائز ہے یا حرام یا کیا صورت ہے؟ براہ کرم۔ جواب اردو میں مہر لگا کر فتویٰ دیں اور یہ بہت ارجنٹ اور اہم ہے۔

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح ہو کہ ہر طلاق کے بعد حلالہ نہیں ہوتا البتہ تین طلاقِ مغلظہ ہونے کی صورت میں اسکی ضرورت پڑتی ہے اور حلالہ کیلئے عقدِ نکاح ہو کے دوران اگر طلاق وغیرہ کی شرط لگائی جائے جس سے اس نکاح کا مستقل ہونا معلوم نہ ہو تو شرعاً اور احادیثِ مبارکہ میں ایسے حلالہ کو ممنوع اور اس کے مرتکب کو ملعون قرار دیا گیا ہے اس لئے اس سے احتراز لازم ہے۔

البتہ اگر اس نکاح سے پہلے محض زبانی بات کرلی جائے جس سے مذکورہ نکاح کا بغرضِ حلالہ ہونا معلوم ہو جائے مگر عقدِ نکاح میں ایسی کوئی شرط نہ ہو جس سے مذکورہ نکاح کا بطورِ حلالہ اور عارضی ہونا معلوم ہوتا ہو بلکہ انہیں ازدواجی حیثیت سے زندگی گزارنے کا پورا اختیار ہو اور شرطِ لازم کے وہ پابند نہ ہوں تو یہ بلاشبہ جائز اور درست ہے

تاہم اس عقد نکاح کے بعد ان دونوں کا کم از کم ایک مرتبہ ازدواجی تعلق قائم کرنا اور باہم ہمبستر ہونا جو صحتِ حلالہ کیلئے شرط ہے وہ ضروری ہے۔ اب اگر دوسرا شخص بھی اُسے ہم بستری کے فوراً بعد یا ازدواجی زندگی کے کچھ عرصہ بعد طلاق دیدے یا بیوی سے پہلے اُس کا انتقال ہو جائے ہر دو صورت اسکی عدت گزرنے کے بعد وہ پہلے شوہر کے عقدِ نکاح میں آنا چاہے اور پہلا شوہر بھی اُسے رکھنے پر رضامند ہو تو نئے مہر کیساتھ گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ

(جاری ہے)

عقدِ نکاح کرکے باہم میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی بسر کرسکتے ہیں۔

کما قال اللہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنکح زوجاً غیره الآیة (سورة البقرة آیت نمبر ۲۳۰)

وفی الهندية: رجل تزوج امرأة ومن نيته التحليل ولم يشترط ذلك تحل للاول بهذا ولا يكره ولو شرطا يكره وتحل عند ابی حنيفة وزفر (الهندية ج ۱ ص ۴۷۷)

وفی الهداية: وان كان الطلاق ثلثا فی الحرة (الیٰ قوله) لم تحل له حتیٰ تنکح زوجاً غیره نکاحاً صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (الهداية ج ۲ ص ۳۹۹)

واللہ اعلم بالصواب

محمد صفدر عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۹/۱۰/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۹ شوال المکرم ۱۴۳۱ھ